السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے دے ، تو کیاچھ مہینے کے بعد رجوع کیا جاسکتا ہے ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ایک مجلس کی تین طلاقوں کو نبی کریم کے زمانے میں ایک ہی شمار کیا جاتا تھا۔

سیدنا ابن عباس فرماتے ہیں۔

«كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ ا ِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ، وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً» (مسلم :1472)

''رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ابو بکراور عمر کی خلافت کے پہلے دو سالوں تک تین مرتبہ طلاق کہنے سے ایک طلاق واقع ہوتی تھی''

اس لحاظ سے آپ کی ایک طلاق واقع ہوئی ہے ۔ لیکن چونکہ عدت کی مدت گزر چکی لہذا اب رجوع نہیں ہوسکتا ۔ ہاں البتہ اب نکاح جدید ہوسکتا ہے ۔ آپ نیا نکاح کر کے اپنی بیوی کو اپنے گھر لا سکتے ہیں ۔ لیکن اس نئے نکاح کے باوجود آپ کے پاس صرف دو طلاقوں کا حق باقی رہ جاتا ہے ۔ جو استعمال کر لینے کے بعد آپ کا طلاق کا حق ختم ہوجائے گا ۔

ارشاد باری تعالی ہے ۔

وَبُعولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فى ذ‌ٰلِكَ إِن أَرادوا إِصلـٰحًا ۲۲۸ ... سورة البقرة

''اور خاوندان کے زیادہ حقدار ہیں ساتھ پھیر لینے ان کے کے بیچ اس کے اگر چاہیں صلح کرنا''

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَإِذا طَلَّقتُمُ النِّساءَ فَبَلَغنَ أَجَلَهُنَّ فَلا تَعضُلوهُنَّ أَن يَنكِحنَ أَزو‌ٰجَهُنَّ إِذا تَر‌ٰضَوا بَينَهُم بِالمَعروفِ ۲۳۲ ... سورة البقرة

''اور جب طلاق دو تم عورتوں کو پس پہنچیں عدت اپنی کو پس مت منع کرو ان کو یہ کہ نکاح کریں خاوندوں اپنے سے جب راضی ہوں آپس میں ساتھ اچھی طرح کے''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی